Al-Islam.org
Ahlul Bayt Digital Islamic Library Project
Published on *Al-Islam.org* (https://www.al-islam.org)



# 11۔ ذکر مصائب

912
۔ احمد بن یحییٰ الاودی نے اپنے اسناد کے ساتھ منذر کے واسطہ سے امام حسین (ع) سے نقل کیا ہے کہ جس بندہ کی آنکھ سے ہمارے غم میں ایک قطرۂ اشک بھی گرجاتاہے پروردگارا اسے جنت میں عظیم منزل عنایت فرماتاہے" ...
اور اس کے بعد امام حسین (ع) کو خواب میں دیکھ کر عرض کیا کہ مجھ سے مخول بن ابراہیم نے ربیع بن منذر نے اپنے والد کے حوالہ سے آپ کا یہ قول نقل کیا ہے تو کیا یہ صحیح ہے؟ تو فرمایا کہ بیشک صحیح ہے۔( امالی مفید ص
340
/
6
امالی طوسی (ر) ص ،
117
/
181
بشارة المصطفیٰ ص
62
کامل الزیارات ص ،
100
)۔
913
۔ الحسین بن ابی
فاختہ!
میں اور ابوسلمہ السراج و یونس بن یعقوب و فضل بن یسار سب امام جعفر صادق (ع) کے پاس حاضر تھے تو میں نے عرض کی حضور میں آپ پر قربان ! میں لوگوں کے اجتماعات میں شرکت کرتاہوں اور آپ کو یاد کرتاہوں تو کیا کہا کروں ؟ تو فرمایا ۔ حسین ! جب ان کی مجالس میں شرکت کرو تود عا کرو کہ خدایا ہمیں آسانی اور سرور عنایت فرما، پروردگار تمہارے مقصد کو عطا کردے گا۔
پھر میں نے عرض کیا کہ اگر امام حسین (ع) کو یاد کروں تو کیا کہوں؟ فرمایا تین مرتبہ کہو " صلی اللہ علیک یا اباعبداللہ ا ے ابوعبداللہ ! خدا آپ پر رحمت نازل کرے ... اس کے بعد فرمایا کہ شہادت امام حسین (ع) پر ساتوں آسمان ، ساتوں زمینیں اور ان کے درمیان کی تمام مخلوقات اور جنت و جہنم کی تمام مخلوقات نے گریہ کیا ہے، صرف تین مخلوقات نے گریہ نہیں کیاہے، میں نے عرض کیا وہ کون ہیں؟
فرمایا ، زمین بصرہ، دمشق ، اور آل الحکم بن ابی العاص ۔( امالی الطوسی (ع) ص

54
/
73
)۔
واضح رہے کہ آل حکم کا تذکرہ علامت ہے کہ بصرہ اور دمشق سے مراد زمین بصرہ و دمشق ہے، اہل بصرہ و دمشق نہیں ہیں۔ (جوادی)
914
۔امام صادق (ع)! جب بھی کسی آنکھ سے ایک آنسو اس غم میں نکل آتاہے کہ ہمارا خون بہایا گیا ہے یا حق چھینا گیاہے یا ہتک حرمت کی گئی ہے یا ہمارے کسی شیعہ پر ظلم کیا گیا ہے تو پروردگار اسے جنت میں مستقل قیام عنایت فرماتاہے۔( امالی طوسی (ر) ص
194
/
330
، (امالی مفید (ر
175
/
5
روایت محمد بن ابی عمارہ کوفی)۔
915
۔ بکر بن محمد ازدی امام صادق (ع) سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت نے دریافت کیا کہ تم لوگ آپس میں بیٹھ کر گفتگو کرتے ہو ؟ میں نے عرض کی بیشک ! فرمایا میں ان مجالس کو دوست رکھتاہوں لہذا میرے امر کا احیاء کرو کہ اگر کوئی شخص ہمارا ذکر کرتاہے یا اس کے سامنے ہمارا ذکر
کیا جاتاہے اور اس کی آنکھ سے مکھی کے پر کے برابر آنسو نکل آتاہے تو پروردگار اس کے گناہوں کو معاف کردیتاہے چاہے سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔( ثواب الاعمال
223
/
1
، بشارة المصطفیٰ
275
، مستطرفات السرائر
125
، المحاسن ! ص
136
/
174
، کامل الزیارات ص
104
، تفسیر قمی
2

ص
292
)۔
916
۔ امام صادق (ع
)!
جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھ سے آنسو نکل آئیں تو اللہ اس کے چہرہ کو آتش جہنم پر حرام کردیتاہے۔(کامل الزیارات ص
104
)۔
917
۔ ابان بن
!تغلب
امام صادق (ع) فرماتے ہیں کہ جو ہماری مظلومیت سے رنجیدہ ہو اس کی سانس بھی تسبیح کا ثواب رکھتی ہے اور اس کا ہم و غم بھی عبادت کا درجہ رکھتاہے اور ہمارے راز کا محفوظ رکھنا ایک جہادِ راہِ خدا ہے"۔
اس کے بعد فرمایا کہ اس حدیث کو سونے کے پانی سے لکھنا چاہئے، ( امالی طوسی (ر) ص
115
/
178
(امالی مفید (ر ،
338
/
2
بشارۃ المصطفیٰ ص ،
257
کافی ،
2
ص
226
/
16
)۔
918
۔ سمع بن
!عبدالملک
مجھ سے امام صادق (ع) نے فرمایا کہ جس دن سے امیر المومنین (ع) کی شہادت ہوئی ہے، آسمان و زمین ہمارے غم میں رورہے ہیں اور ملائکہ کا گریہ اور ان کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسو اس سے زیادہ ہیں اور جب بھی کوئی ملک یا انسان ہمارے حال پر مہربان ہوکر گریہ کرتاہے تو آنسو نکلنے سے پہلے ہی پروردگار اس کے حال پر مہربان ہوجاتاہے اور جب یہ آنسو رخسار پر جاری ہوجاتے ہیں تو ان کا مرتبہ یہ ہوتاہے کہ ایک قطرہ بھی جہنم میں گر جائے

تو آگ سرد ہوجائے
اور جس کا دل ہمارے غم میں دکھنے لگتاہے، پروردگار وقت مرگ ہماری زیارت سے وہ فرحت عنایت کرتاہے جس کا سلسلہ موت سے حوض کوثر تک برقرار رہتاہے۔( کامل الزیارات ص
101
)۔
919
۔ امام رضا (ع
)!
جو ہماری مصیبت کو یاد کرکے ہمارے غم میں آنسو بہائے وہ روز قیامت ہمارے ساتھ ہمارے درجہ میں ہوگا اور جس کے سامنے ہماری مصیبت کا ذکر کیا جائے اور وہ گریہ کرے یا دوسروں کو رلائے اس کی آنکھ اس دن نہ روئے گی جس دن تمام آنکھیں گریہ کناں ہوں گی اور جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں ہمارے امر کا احیاء کیا جاتاہے اس کا دل اس دن مردہ نہ ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہوجائیں گے۔( امالی صدوق (ر) ص
68
/
4
روایت
(علی بن فضال ، عیون اخبار الرضا (ع
1
ص
394
/
48
مکارم الاخلاق ،
2
ص
93
/
2663
)۔
920
۔ دعبل
!خزاعی
میں امام علی بن موسی الرضا (ع) کی خدمت میں ایام غم میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ محزون و رنجیدہ بیٹھے ہیں اور اصحاب بھی آپ کے گرد اسی عالم میں ہیں حضرت نے مجھے آتے دیکھ کر استقبال فرمایا اور فرمایا کہ آؤ آؤ تم زبان اور ہاتھ سے ہماری مدد کرنے والے ہو، اس کے بعد مجھے اپنے پہلو میں بٹھاکر فرمایا کہ یہ دن ہم اہلبیت (ع) کے حزن و غم کے دن میں ، ہماری خواہش ہے کہ تم کوئی غم کا شعر سناؤ کہ آج کل بنئ امیہ ہمارے غم سے خوشی منارہے ہیں۔
دیکھو دعبل ! اگر کوئی شخص ہمارے غم میں روئے گا یا ایک آدمی کو بھی رلائے گا تو اس کے اجر کی ذمہ داری پروردگار پر ہوگی اور جس کی آنکھ سے ہمارے غم میں آنسو نکل آئیں گے خدا اسے ہمارے زمرہ میں محشور کرے گا اور جو ہمارے جد کے غم میں گریہ کرے گا خدا اس کے گناہوں کو یقیناً معاف کردے گا۔( بحار الانوار

45
ص
257
/
15
)۔
921
۔ ائمہ طاہرین (ع)! جو ہمارے غم میں روئے یا سو آدمیوں کو رلائے گا اس کے لئے جنت ہے، اور جو پچاس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو تیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو بیس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنّت ہے اور جو دس کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنّت ہے اور جو ایک کو رلائے گا اس کے لئے بھی جنت ہے اور جو حزن و غم طاری کرے گا اس کے لئے بھی جنّت ہے۔ (طہوف ص
86
)۔
واضح رہے کہ ان روایات کا مقصد بے عملی کی ترویج نہیں ہے بلکہ گریہ کی تاثیر کا بیان ہے، اس کے بعد پروردگار ہر اچھے برے عمل کا حساب کرنے والا ہے۔( جوادی)

---

**Source URL:**

https://www.al-islam.org/%D9%81%D8%B5%D9%84-%D8%B3%D9%88%D9%85-%D8%B9%D9%86%D8%A7%D9%88%DB%8C%D9%86-%D8%AD%D9%82%D9%88%D9%82-%D8%A7%DB%81%D9%84%D8%A8%DB%8C%D8%AA-%D8%B9/11%DB%94-%D8%B0%DA%A9%D8%B1-%D9%85%D8%B5%D8%A7%D8%A6%D8%A8#comment-0